زکوٰۃ کی رقم مدرسے کے اخراجات و تعمیرات میں استعمال کرسکتے ہیں؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Fsd -8098 تاریخ: 26-10-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ مدرسے کے اخراجات و تعمیرات پر زکوٰۃ کی رقم یا اینٹیں، سیمنٹ وغیرہ لگا سکتے ہیں اور اس کا کیا طریقہ کار ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

کسی فقیرِ شرعی کو مالک بنائے بغیر براہِ راست مدرسے کے اخراجات و تعمیرات پر زکوٰۃ کی رقم، اینٹیں یا سیمنٹ وغیرہ لگانے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی، کیونکہ تَمْلِیک فقیر یعنی شرعی فقیر کو زکوٰۃ کا مالک بنانا، زکوٰۃ کا رُکن اور بنیادی شرط ہے، جب کہ براہِ راست مدرسے کے اخراجات و تعمیرات پر زکوٰۃ کی رقم، اینٹیں یا سیمنٹ وغیرہ لگانے میں فقیرِ شرعی کو مالک بنانا نہیں پایا جاتا، لہٰذا جب بنیادی شرط ہی نہیں پائی جائے گی، تو زکوٰۃ بھی ادا نہ ہوگی، البتہ اس کا جائز طریقہ یہ ہے کہ کسی فقیرِ شرعی کو بہ نیّتِ زکوٰۃ رقم یا دیگر سامان کا مالک بنا دیا جائے، پھر وہ اپنی طرف سے مدرسے کے جملہ مصارف میں استعمال کرنے کی اجازت سے دے دے، تو اب اُس رقم اور سامان کو مدرسے کی تعمیرات و جملہ اخراجات پر لگا سکتے ہیں۔

ادائیگی زکوٰۃ میں فقیرِ شرعی کو مالک بنانا شرط ہے، چنانچہ ملک العلماء علامہ کاسانی حنفی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:587ھ/1191ء) لکھتے ہیں:"وقد امر اللہ تعالیٰ الملاک بایتاء الزکوٰۃ لقولہ تعالیٰ ﴿وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ﴾ والایتاء ھو التملیک ولذا سمّی اللہ تعالیٰ الزکوٰۃ صدقۃ بقولہ تعالیٰ ﴿انّما الصدقات للفقراء﴾ والتصدق تملیک"

ترجمہ: اللہ عزّوجلّ نے مال دار لوگوں کو اپنے اِس فرمان ﴿وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ﴾ کے ذریعے زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم ارشاد فرمایا اور "الایتاء" کا معنی "تملیک یعنی مالک بنانا" ہے، اِسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان ﴿انّما الصدقات للفقراء﴾ میں زکوٰۃ کو صدقہ کا نام دیا اور تصدق یعنی صدقہ کرنے میں مالک بنانا ہی پایا جاتا ہے۔

(بدائع الصنائع، کتاب الزکوٰۃ، فصل فی رکن الزکوٰۃ، جلد2، صفحہ454، مطبوعہ کوئٹہ)

اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں:"پھر دینے میں تملیک شرط ہے، جہاں یہ نہیں، جیسے محتاجوں کو بطورِ اباحت اپنے دستر خوان پر بٹھا کر کھلا دینا یا میّت کے کفن دفن میں لگانا یا مسجد، کنواں، خانقاہ، **مدرسہ**، پُل، سرائے وغیرہ بنوانا، ان سے زکوٰۃ ادا نہ ہو گی۔"

(فتاویٰ رضویہ، کتاب الزکوٰۃ، جلد10، صفحہ110، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اِسی طرح ایک مقام پر مدرسہ میں مالِ زکوٰۃ استعمال کرنے کی جائز اور ناجائز صورتوں کی تفصیل بیان کرتے ہوئے امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں:"مدرسہ اسلامیہ اگر صحیح اسلامیہ خاص اہلسنت کا ہو...... تو اس میں مالِ زکوٰۃ اس شرط پر دیا جاسکتا ہے کہ مہتمم اس مال کو جُدا رکھے اور خاص تملیکِ فقیر کے مصارف میں صرف کرے،

مدرسین یا دیگر ملازمین کی تنخواہ اس سے نہیں دی جاسکتی، نہ مدرسہ کی تعمیر یا مرمت یا فرش وغیرہ میں صرف ہوسکتی ہے، نہ یہ ہوسکتا ہے کہ جن طلبہ کو مدرسہ سے کھانا دیا جاتا ہے، اُس روپے سے کھانا پکا کر اُن کو کھلایا جائے کہ یہ صورتِ اباحت ہے اور زکوٰۃ میں تملیک لازم......ہاں اگر روپیہ بہ نیّتِ زکوٰۃ کسی مصرفِ زکوٰۃ کو دے کر مالک کردیں وُہ اپنی طرف سے مدرسہ کو دے دے ،تو تنخواہِ مدرسین و ملازمین وغیرہ جملہ مصارفِ مدرسہ میں صرف ہوسکتا ہے۔“

(فتاویٰ رضویہ، کتاب الزکوٰۃ، جلد10، صفحہ254، 255، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

29ربیع الاول1444ھ/26اکتوبر 2022ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے